



سوال

(45) نعت خوانی بطور پیشہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کو تجارت بنالینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (یعنی نعت فروشی کے بارے میں کیا حکم ہے)۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس کا حکم یہ ہے کہ یہ حرام ہے اور یہ جاننا واجب ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کی دو قسمیں ہیں :

پہلی قسم :

درجہ غلو کو پہنچنے بغیر مدح کی جائے ایسی مدح میں کوئی حرج نہیں، جس کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مستحق ہیں، یعنی ایسی مدح میں کوئی مضائقہ نہیں جس میں آپ کے اخلاق کریمانہ اور آپ کی سیرت طیبہ کو بیان کرتے ہوئے آپ کے کامل اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کیا جائے۔

دوسری قسم :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی مدح جس میں مدح کرنے والا اس غلو تک پہنچ جائے جس سے منع کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے :

«لَا تَطْرُقُونِي مِمَّا أَطْرَقَتِ النَّصَارَى السَّجَّاءُ مِنْ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ، فَتَقُولُوا، عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ» (صحیح البخاری، احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالیٰ : **واذکرن فی الكتاب مریم...** ، ح: ۳۳۵)

”میری تعریف میں اس طرح غلو سے کام نہ لینا جس طرح عیسائیوں نے ابن مریم کی تعریف میں غلو سے کام لیا، میں تو اس کا بندہ ہوں، لہذا مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔“

اگر کوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کرتے ہوئے یکے کے آپ فریاد کرنے والوں کے فریادرس ہیں، مجبور و مضطر لوگوں کی دعا قبول کرنے والے ہیں، آپ دنیا و آخرت کے مالک ہیں یا آپ غیب جانتے ہیں تو اس طرح کی مدح حرام ہے۔ اس طرح کی مدح سے بسا اوقات انسان شرک اکبر کا مرتکب ہو کر ملت اسلامیہ سے ہی خارج ہو جاتا ہے، لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ایسا انداز اختیار نہیں کرنا چاہیے جو درجہ غلو تک پہنچ جائے کیونکہ اس سے تو آپ نے خود ہمیں منع فرمایا ہے۔



اب رہا سوال جائز مدح کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنانے کا، تو یہ پیشہ اختیار کرنا بھی حرام ہے کیونکہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکارم اخلاق، صفات حمیدہ اور سیرت طیبہ کے ذکر پر مشتمل ایسی مدح جس کے آپ مستحق ہیں، عبادت وہ قسم ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کیا جاتا ہے اور جو چیز عبادت ہو اسے دنیا کمانے کا ذریعہ بنانا جائز نہیں، کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيدِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوفِيَ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُجْحَدُونَ ۚ ۱۵ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي آلِ الْأَنْجَرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحِطَّ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبِطُلَّ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۚ ۱۶ ... سورة ہود

”جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت کے طالب ہوں، ہم ان کے اعمال کا بدلہ انہیں دنیا ہی میں دے دیتے ہیں اور اس میں ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی، یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آتش (جہنم) کے سوا اور کچھ نہیں اور جو عمل انہوں نے دنیا میں کیے سب برباد ہو گئے اور جو کچھ وہ کرتے رہے، وہ سب ضائع اور امارت ہو گیا۔“

اللہ تعالیٰ ہم سب کو راہ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 96

محدث فتویٰ